۱۷: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ

ان منافقین کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ لگانے کے لئے ایندھن جمع کیا (روشنی حاصل کرنے کے لئے) پس جب آگ نے نورانی کردیا اس کے اطراف کی جگہوں کو، تو خدا نے اس نور کو سلب کر دیا اور خدا ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیتا ہے، (نتیجتًا) وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے۔

کَمَثَلِ میں ک تشبیھ کے لئے آتا ہے

استوقد نارا: آگ لگانے کے لئے ایندھن جمع کیا

حروف اصلی: و ق د، وقود: آگ لگانے کے لئے لکڑی جو جمع کی جائے

نار: حروف اصلی: ن و ر

اس لئے آگ کو نار کہتے ہیں کیونکہ ان سے روشنی یا نور آتا ہے

اضائت: نورانی کر دیا

حروف اصلی: ض و ء، معنی: نور

ذَہَبَ اللہُ بِنُورِہِمْ: تو خدا نے اس نور کو سلب کر دیا

ذھب کے مختلف معنی:

- ذھب: اکیلا أے: جانے کے معنوں میں ہوتا ہے (چلا گیا)
- ب کے ساتھ آئے: (جیسے یہاں پر ہے) تو: لے جانے یا لے لینے کے معنوں میں ہوتا ہے

نور سلب کرنے کے ممکنہ طریقے:

یا تو خدا آنکھوں کا نور چھین لے یا

روشنی کو بجھا دے: دونوں صورتوں میں کچھ دکھائی نہ دیگا

۱۸: صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ

وہ بہرے، گنگے،اندھے ہیں اور وہ واپس پلٹ کر نہیں آتے

شباہت کا angle

مادّی چیزوں سے تشبیہ: خدا مادی چیزوں سے تشبیہ دے رہاہے منافق کے کفر کو: (آگ جلانا تاکہ اندھیرے کو دور کرے الخ۔ جبکہ: در حقیقت ایمان و کفر عقیدہ ہے دل کے ساتھ جڑا)

منافق کو اس شخص سے تشبیہ دی: جس نے آگ لگائی روشنی کے لئے اور پھر خدا نے نور چھین لیا

دیکھنا چاہئے اس طرح کی مثالوں میں کہ کس angle سے شباہت دی گئی ہے۔

جیسے اگر کہا جائے زید اسد کی طرح ہے تو کیا زید کو باسد سے بہادری میں تشبیہ دی جا رہی ہے کچھ اور؟

تو یہاں اس شخص کو جو آگ لھگاتا ہے نور حاصل کرنے کے لئے اور پھر نور سلب ہو جاتا ہے اور وہ اندھیرے میں رہتا ہے کو کس طرح منافق سے ملایا ہے؟

اسکے معنی چند طریقوں سے بیان کیۓ گۓ ہیں:

ملاحظہ: یہ تمام معنی غیر معصومین نے جو کیۓ وہ ہیں جو وہ لوگ سمجھے اپنے ذاتی تدبر کی بناء پر

ا۔ علامہ طبرسی: (نور سے مراد ظاھر ایمان کے فوائد)

- منافق کو ظاھری ایمان کی وجہ سے ظاھری احکامِ اسلام کا فائدہ ملتا ہے= روشنی (فائدہ) جو مادی نار جلانے والے کو اس سے ملتا ہے
- لیکن جب مر جائیگا اور قبر میں جائے گا تو قبر کے اندھیرے میں گرفتار ہو جائیگا = خدا نے نور سلب کر لیا

۲۔ دوسرا معنی (نور سے مراد حقیقی ایمان قبل از نفاق)

منافق ہر انسان کی طرح فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے

یہ لا شعور میں فطرت میں توحید اور ایمان کا ہونا جو ہدایت دینے والی ہے = نور

لیکن اس سے جب استفادہ نہیں کرتا ہے وہ تو خدا اسے چھین لیتا ہے

اور اب وہ گمراہی میں رہتا ہے جس کی وجہ سے حق دیکھتا نہیں اور قبول نہیں کرتا ہے پس وہ اندھا ہے۔

روایت جو اس بیان کردہ معنی کی ایک حد تک تائید کرتی ہے ۔ (البتہ وجہ شباہت کو بیان نہیں کرتی)

امیر المومنین ع رسول خدا ص کی وفات کے بعد مسجد میں موجود تھے اور لوگ جمع تھے آپ ع نے بلند آواز سے مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی: جو لوگ کافر ہو گۓ اور اللہ کے راستے کو بند کردیا وہ اپنے اعمال میں گمراہ ہو گۓ

ابن عباس نے پوچھا: آپ نے یہ کیوں پڑھا یا ابا الحسن ع؟

امام ع: کیا گواہی دو گے کہ رسول ص نے اپنا جانشین اسے بنایا ہے؟

ابن عباس: میں نے رسول ص سے اس کے بارے میں کوئی وصیت نہیں سنی صرف آپ کے بارے میں

امام ع: پس بیعت کیوں نہیں کی میری؟

اب عباس: سب اس کی بیعت پر جمع ہوئے میں بھی ان کے ستاھ ہو گیا

امام ع: گوسالے والے گوسالے کو پوجنے لگے تم بھی ان کے ساتھ ہو گئے! اور یہ ایک فتنہ ہے۔

تم سب کی مثال اس طرح ہے: اور پھر بقرۃ ۱۷ اور ۱۸ کی تلاوت کی

ملاحظہ: رسول ص کے زمانے میں سب ایمان لائے: اس وقت حقیقی نور تھا،

اب رسول ص کے بعد ان کی وصیت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے وہ چھن گیا۔

پس یہ روایت دوسرے معنی کے ستاھ زیادہ سازگار ہے